217

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

اللہ اکبر

قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۲	مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۳۴ء	یوم سہ شنبہ	۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ	نمبر ۳۸

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۳ ستمبر گیارہ بجے صبح بذریعہ موٹر تبدیلِ آب و ہوا کے لئے ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ سیدہ ام وسیم احمد حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضور کے ہمراہ ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ حضور دو ہفتے قیام فرمائیں گے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو حضور نے مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو علاقہ ہائے ضلع سیالکوٹ و گوجرانوالہ میں تربیت سے متعلق بعض امور کے پیش نظر روانہ کیا گیا ہے۔

۲۲ ستمبر۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ اور مولوی محمد سلیم صاحب شملہ کے جلسہ سے واپس تشریف لائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تبلیغ کے متعلق تجویز

(فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۷ء)

فرمایا:۔ ایک تجویز کی تھی۔ اگر راست آجائے۔ تو بڑی مراد ہے۔ یونہی عمر گزرتی جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں ایک کا بھی نام نہیں لے سکتے جس نے اپنے لئے کچھ حصہ دین کا۔ اور کچھ حصہ دنیا کا رکھا ہو۔ اور ایک صحابی بھی ایسا نہیں تھا۔ جس نے کچھ دین کی تصدیق کر لی ہو۔ اور کچھ دنیا کی بلکہ وہ سب کے سب منقطعین تھے اور سب کے سب اللہ کی راہ میں جان دینے کو تیار تھے۔ اگر چند آدمی ہماری جماعت میں سے بھی تیار ہوں۔ جو مسائل سے واقف ہوں۔ اور ان کے اخلاق اچھے ہوں۔ اور وہ قانع بھی ہوں۔ تو ان کو باہر تبلیغ کے لئے بھیجا جائے۔ بہت علم کی حاجت نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سب اُمی ہی تھے حضرت عیسےٰ کے حواری بھی اُمی تھے۔ تقوےٰ اور طہارت چاہیئے۔ سچائی کی راہ ایک ایسی راہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ خود ہی عجیب عجیب باتیں سمجھا دیتا ہے۔

(الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب قاہرہ میں

جماعت احمدیہ مصر کی طرف سے پُر خلوص استقبال

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل احمدی مبلغ برائے بلاد عربیہ نے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے قاہرہ میں ورُود اور روانگی کے متعلق حسب ذیل اطلاع بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال فرمائی ہے۔ جو شکریہ کے ساتھ درج ذیل کی جاتی ہے:۔ (ایڈیٹر)

ایک دوست کے خط سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی اے لندن جاتے ہوئے ۱۶ ستمبر ۱۹۳۶ء کی صبح سویز پہونچیں گے خاکسار معیت برادرم احمد آفندی محمود ذہنی ۱۵ ستمبر کی شام کو سویز پہونچ گیا سولہ تاریخ بروز اتوار پونے نو بجے صبح جہاز نے لنگر ڈالا۔ خاکسار نے جہاز پر جا کر صاحبزادہ صاحب اور مرزا سعید احمد صاحب کا خیر مقدم کیا سویز سے بذریعہ موٹر ہم چاروں بارہ بجے قاہرہ پہونچے۔ عجائب گھر دیکھنے کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب جماعت کے دار التبلیغ میں گئے۔ جہاں بعض احباب انتظار میں تھے ظہر و عصر کی نماز اور کھانے کے بعد مصر کے آثار قدیمہ میں سے اہرامات اور ابو الہول کی تمثال دیکھنے گئے۔ برادرم السید محی الدین افندی الحصنی نے صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی کا انتظام اپنے مکان پر کر رکھا تھا جہاں بعض شیعہ۔ اہلحدیث، حنفی اور مسیحی دیہاتی دوستوں کے علاوہ جماعت احمدیہ قاہرہ کے تمام احباب موجود تھے۔ اس ٹی پارٹی اور صاحبزادہ صاحب کی آمد کا ذکر اخبار "المقطم" نے اپنے ۱۸ ستمبر کے پرچے میں کیا ہے۔ سوا چار بجے ہم برادرم الحصنی کے مکان پر پہونچے تعارف اور مختصر گفتگو کے بعد جس میں سب حاضرین نے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں خوش آمدید پیش کیا۔ چائے پیش کی گئی۔ چائے نوشی کے بعد مجمع کا فوٹو لیا گیا۔ اس کے بعد دو دوستوں نے درخواست کی۔ کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ جن میں سے ایک دوست الشیخ علی الادھری ہیں۔ جو مصر کے مشہور ترین عالم الشیخ محمد عبدہ کے شاگرد رہیا۔ اور جب سے میں مصر آیا ہوں۔ تحقیق میں مصروف تھے۔ دُوسرے دوست ایک نوجوان تاجر السید ابراھیم نامی ہیں۔ ہر دو نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت کے مطابق بیعت کی۔ اللہ تعالےٰ ان کو استقامت بخشے۔ آمین۔

چونکہ وقت تنگ تھا چھ بجے شام کی گاڑی سے صاحبزادہ صاحب کو پورٹ سعید واپس جانا ضروری تھا تاکہ جہاز میں سوار ہو سکیں۔ اس لئے دوستوں کی زبردست خواہش کے باوجود عام لیکچر نہ ہو سکے۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ قاہرہ کی طرف سے عربی میں تشریف آوری پر صاحبزادہ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور آئندہ سفر کے لئے الوداع کہا۔ نیز تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں صاحبزادہ صاحب نے مختصر مگر پُر مغز تقریر فرمائی۔ آخر دُعا پر یہ اجتماع ختم ہوا اور دوست اسٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے روانہ ہوئے ٹھیک چھ بجے گاڑی روانہ ہوئی۔ اور تمام دوست مصافحہ کے بعد پلیٹ فارم پر کھڑے دُعا کرتے رہے۔ گاڑی ساڑھے دس بجے پورٹ سعید پہونچی اڑھائی بجے رات میں صاحبزادہ صاحب اور مرزا سعید احمد صاحب کو جہاز پر چڑھا کر واپس روانہ ہوا۔ خدا تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

صاحبزادہ صاحب نے اس نہایت ہی مختصر سی فرصت میں نہایت گہرا اثر احباب کے دلوں پر چھوڑا ہے سادہ زندگی۔ اور محبت سے بھرے ہوئے اخلاق کا ایک پاکیزہ نمونہ آپ میں پایا جاتا ہے۔ اخبار المقطم (۱۷ ستمبر) میں آپ کی روانگی کی خبر بھی شائع ہو گئی ہے۔ میں احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ہم سب مسافروں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل کے سایہ تلے رکھے۔ آمین

تبلیغی لٹریچر کی ضرورت

جو دوست مفت اشاعت کے لئے کوئی ٹریکٹ یا اشتہار وغیرہ شائع کریں۔ وہ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب وٹرنری اسسٹنٹ معرفت بکنگ کلرک ۵۰۹ ریلوے اسٹیشن ماروں کا نجن ضلع لائلپور کو بصیغہ بیرنگ کثرت سے بھیجکر ممنون فرمائیں۔ ان کو وہاں تبلیغ کے لئے اس قسم کے لٹریچر کی اشد ضرورت ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تبلیغ احمدیت کے لئے تیار ہو جاؤ

ہر احمدی کو خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ ۳۰ ستمبر کو اسے اپنا وہ فرض خصوصیت سے ادا کرنا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو قبول کر کے اس نے اپنے ذمہ لیا۔ اور جو صداقت اور خدا کے نور کو دُوسروں تک پہونچانا ہے سوائے کسی خاص مجبوری کے کسی احمدی کو تبلیغ احمدیت میں حصہ لینے سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ اور جہاں جہاں جماعتیں ہیں وہاں خاص انتظام کے تحت یہ فرض ادا کرنا چاہیئے۔

انتخاب برائے مبلغین کلاس

مبلغین کلاس جامعہ احمدیہ کے لئے طلباء کا انتخاب کرنے کے واسطے مورخہ ۲۹ ستمبر ہفتہ کا دن مقرر کیا گیا ہے یہ اعلان تمام امیدواروں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے، تاکہ وہ مذکورہ بالا تاریخ سے پہلے قادیان میں حاضر رہیں نیز انتخاب کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے ممبران کو الگ انفرادی طور پر اطلاع دی گئی ہے۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان۔

واپسی قرضہ کے متعلق اعلان

واپسی قرضہ میں ماہ ستمبر میں میاں حیات محمد صاحب سب ڈویژنل افسر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ پشاور کا نام نکلا ہے وہ براہ مہربانی روپیہ کی اصل رسید میرے نام ارسال فرمائیں تاکہ روپیہ ان کی خدمت میں بھیجا جا سکے۔

ماہ اگست میں جن احباب کے نام قرعہ نکلا تھا۔ ان میں سے حافظ عبد العلی صاحب حیدر آباد دکن اور منشی امام الدین صاحب سمبڑیالوی نے ابھی تک قرضہ کے سرٹیفکیٹ نہیں بھیجے۔ ان دوستوں سے بھی درخواست ہے کہ اصل سرٹیفکیٹ بھیجکر اپنا روپیہ منگوا لیں۔ فرزند علی، ناظر امور عامہ قادیان

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۳۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مملکتِ نظام اور آریہ سماج

آریہ سماجی مطمئن ہو گئے

آریوں نے ان احسانات کو نظر انداز کرتے ہوئے جو حکومتِ نظام کی طرف سے ان پر ہوتے رہے۔ اور اس حسن سلوک کو فراموش کرتے ہوئے جو آریہ سماجی اصحاب کو نہایت اعلےٰ اور بڑی ذمہ داری کے عہدوں پر فائز کرنے کی شکل میں کیا گیا۔ محض اتنی سی بات پر مملکت نظام کے خلاف شورش شروع کر دی۔ کہ ایک آریہ سماجی اپدیشک کی اشتعال انگیز اور امن شکن تقریروں کی بنا پر پولیس نے اس کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی ضرورت محسوس کی اور ذمہ وار حکام نے اس امن شکن اپدیشک کا داخلہ علاقہ حیدرآباد میں ممنوع قرار دے دیا۔

اس وقت تک برٹش انڈیا کے کئی ایک مقامات پر کئی ایک آریہ لیکچراروں کے خلاف ان کی پبلک کے مختلف طبقوں میں نفرت اور اشتعال پیدا کرنے والی حرکات کی بنا پر مقدمات چلائے گئے۔ انہیں سزائیں دی گئیں۔ ان کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کی گئیں۔ ان کی زبان بندی کی گئی۔ مگر آریوں کو کبھی جرأت نہ ہوئی۔ کہ اس بنا پر حکومت کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے اور خلاف قانون شورش پھیلانے کا خیال بھی دل میں لائیں۔ لیکن حکومت نظام کی معمولی سی انتظامی کارروائی کے خلاف انہوں نے طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ حتےٰ کہ ’’پریزیڈنٹ انٹرنیشنل آرین لیگ‘‘ نے یہ دعوےٰ کرتے ہوئے کہ ان کی لیگ ’’ہندوستانی اور غیر ممالک کے آریہ سماجیوں کی سب سے بڑی نمائندہ جماعت ہے‘‘ حکومت نظام کو یہ نوٹس دے دیا۔ کہ ایک ماہ کے اندر اندر آریوں کے تمام مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ یعنی انہیں قوانین کی پابندی سے آزاد کر دیا جائے۔ ورنہ وہ حکومت نظام کے خلاف ستیہ گرہ شروع کر دیں گے اور آریہ اخباروں نے تو یہاں تک لکھ دیا۔ کہ

’’آریہ نوجوان تیار رہیں۔ اور بالکل مستعدی سے بامن ستیہ گرہ کرتے ہوئے قربان ہو جانا کوئی مشکل نہیں جانتے امتحان کی گھڑی کے منتظر تھے بشکر ہے۔ کہ وہ آ پہونچی ہے اور صدق یقینی کا ثبوت ملنے میں دیر نہ رہی‘‘ (آریہ مسافر)

اس خلاف قانون اور خلاف امن مہم کو کامیاب بنانے کے لئے آریوں نے مملکت نظام کے خلاف کئی قسم کی غلط بیانیوں اور دروغگوئیوں کے ذریعہ عاقبت نااندیش آریوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ اور حکومت نظام کو اپنی مشہور بدزبانی اور بدگوئی کا نشانہ بنانے سے بھی دریغ نہ کیا۔ ان حالات میں ہم نے آریوں کو بے راہ روی سے روکنے اور ان پر اصل حقیقت واضح کرنے کے لئے لکھا۔ کہ

’’ریاست حیدرآباد دکن جہاں اپنی شان و شوکت اور وسعت کے لحاظ سے ہندوستانی ریاستوں میں اپنی مثال نہیں رکھتی۔ وہاں رعایا کے تمام طبقوں کے ساتھ منصفانہ اور عادلانہ سلوک کرنے اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو مذہبی امور میں جائز آزادی دینے میں بھی اپنی مثال آپ ہی ہے یہ شرف حیدرآباد دکن کو ہی حاصل ہے۔ کہ اس نے غیر مسلم مذہبی اداروں کو بیش قیمت اور مستقل جاگیریں عطا کر رکھی ہیں۔ اور لاکھوں روپیہ ان کو امدادی طور پر دیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی سہولتیں اور آسانیاں بہم پہونچائی جاتی ہیں‘‘

اس کے ساتھ ہی انٹرنیشنل آرین لیگ کے صدر کے اپنے بیان کو پیش کرتے ہوئے ہم نے بتایا تھا۔ کہ

’’مملکت حیدرآباد میں آریہ سماج ایک لمبے عرصہ سے اپنا کام پوری آزادی اور سہولت کے ساتھ کرتی چلی آ رہی ہے۔ ریاست نے اپنی مسلمہ رواداری اور انصاف پسندی سے بڑے بڑے ذمہ داری کے عہدے آریہ سماجیوں کو عطا کئے۔ آریہ سماج کے پریزیڈنٹ اور رجسٹرڈ ممبر ہائی کورٹ کی ججی تک پہونچائے گئے۔ آریوں کی فیاضانہ سرپرستی کی گئی۔ اور اسی پالیسی کو جاری رکھنے کے متعلق اور ان غلط بیانیوں اور فتنہ انگیزیوں کے انسداد کے لئے جو بعض شورش پسند لوگوں کی طرف سے پھیلائی گئیں۔ مذہبی غیر جانبداری اور مذہبی پراپگنڈا کی آزادی کے چارٹر کا حال ہی میں اعادہ کیا گیا‘‘

اس ناقابل انکار حقیقت کے اظہار پر آریہ اخبارات نے ’’الفضل‘‘ کے خلاف بھی بدزبانی شروع کر دی۔ اور وہ یہی شور مچاتے رہے۔ کہ مملکت نظام یا تو ایک ماہ کے اندر اندر پولیس کے نام غیر مبہم الفاظ میں احکام جاری کر دے۔ کہ وہ آریہ لیکچراروں کو کھلی آزادی دیدے۔ اور ان کی کسی حرکت کے متعلق خواہ اس کے نزدیک وہ کیسی ہی خلاف امن و خلافِ قانون ہو۔ کوئی نوٹس نہ لے۔ اور پنڈت رام چندر آریہ لیکچرار کے متعلق ریاست کی حدود میں داخلہ کی ممانعت کے حکم کو واپس لے لیا جائے۔ ورنہ آریہ قانون شکنی کرتے ہوئے ریاست پر حملہ کر دیں گے۔ اور کوئی چیز انہیں اس اقدام سے روک نہ سکے گی۔

خوشی کی بات ہے۔ کہ آریوں کی سمجھ میں جو بات ہمارے سمجھانے سے نہ آتی تھی۔ وہ ان کے نوٹس کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی خود بخود ان پر واضح ہو گئی۔ اور ’’پریزیڈنٹ انٹرنیشنل آرین لیگ‘‘ نے اعلان کر دیا ہے کہ ’’آریہ پبلک کو یہ سنکر اطمینان حاصل ہو گا۔ کہ حیدرآباد دکن کے معاملہ کا تسلی بخش فیصلہ ہونے کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ نظام گورنمنٹ نے بہت سے مطالبات کے جواز کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ہمدردانہ غور کرے گی‘‘

اس کے ثبوت میں مملکت نظام کے پولیٹیکل ممبر کی چٹھی میں سے حسب ذیل فقرات پیش کئے گئے ہیں۔

’’آپ کی چٹھی کے جواب میں آپ پر میں یہ امر ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حیدرآباد ریاست میں کسی مذہب کے پیروؤں پر پابندیاں عائد کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ نظام گورنمنٹ ہمیشہ مذہبی معاملات میں غیر جانبدار رہی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسی باتیں کہتا ہے۔ جس سے دو فرقوں میں منافرت پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ تو گورنمنٹ کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اس کے خلاف ضروری کارروائی کرے۔ میں یہاں یہ واضح کر دوں۔ کہ گورنمنٹ کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ کہ آریہ سماجیوں پر خاص پابندیاں لگائی جائیں‘‘

پولیٹیکل ممبر حکومت نظام کی چٹھی کا جتنا حصہ مفید مطلب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمجھکر پیش کیا گیا ہے۔ وُہ بالکل واضح ہے۔ اس میں صفائی کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت حیدرآباد میں کسی مذہب کے پیروؤں پر خاص پابندیاں عائد کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ گویا آریوں کے اس شور وشر میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کہ ان پر خاص پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ پھر کہا گیا ہے کہ حکومت نظام ہمیشہ مذہبی معاملات میں غیر جانبدار رہی ہے۔ یعنی آریوں کا یہ خیال بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ کہ حکومت نظام ان کے مذہبی معاملات میں مداخلت کرتی ہے۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ایسی باتیں کہتا ہے۔ جن سے دو فرقوں میں منافرت پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ تو گورنمنٹ کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ اس کے خلاف فردی کارروائی کرے گویا آریوں کا یہ مطالبہ کہ ایک ایسا شخص جس نے ذمہ وار حکام کے نزدیک ایسی باتیں کہیں۔ جن سے دو فرقوں میں منافرت پیدا ہونے کا احتمال ہے اس کے متعلق کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ بالکل نامعقول ہے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ ایسے کے خلاف فردی کارروائی کرے۔ آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ حکومت نظام کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ کہ آریہ سماجیوں پر خاص پابندیاں لگائی جائیں۔ گویا آریوں کے متعلق حکومت کی جو پالیسی پہلے رہی ہے۔ وہی آئندہ بھی رہے گی

معلوم نہیں اس جواب کی بنا پر پریذیڈنٹ آرین لیگ نے یہ نتیجہ کیونکر اخذ کیا ہے۔ کہ "نظام گورنمنٹ نے ان کے بہت سے مطالبات کے جواز کو تسلیم کر لیا ہے اور وعدہ کیا ہے۔ کہ وُہ ان پر ہمدردانہ غور کرے گی" لیکن اگر آریہ صاحبان حکومت نظام کے مذکورہ بالا جواب کا یہی مطلب سمجھتے ہیں۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اور ہم خوش ہیں۔ کہ اس سے انہیں اطمینان حاصل ہو گیا مگر اس بنا پر آریہ اخبارات کا یہ کہنا کہ "نظام گورنمنٹ آریہ سماج کے خلاف اپنی پالیسی میں تبدیلی کرنے لگی ہے" درست نہیں ہے۔ تبدیلی کرنے کا مطلب تو یہ ہوگا۔ کہ موجودہ پالیسی قابل اصلاح ہے۔ حالانکہ یہ قطعاً غلط ہے۔ جب حکومت نظام مذہبی معاملات میں ہمیشہ سے غیر جانبدار چلی آتی ہے۔ اس نے آریوں پر نہ تو خاص پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ اور نہ عائد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو پھر پالیسی میں تبدیلی کرنے کا کیا مطلب۔ صحیح اور ناقابل تبدیل پالیسی وہی ہے جو اب تک چلی آ رہی ہے۔ دوسرے کے متعلق انٹرنیشنل آرین لیگ کا صدر اپنے میموریل میں خود لکھ چکا ہے۔ کہ "آریہ سماج اور آپ کی گورنمنٹ کے تعلقات ہمیشہ نہایت خوشگوار رہے ہیں۔ ایک طرف سے ہمیشہ وفاداری اور دوسری طرف سے حمایت سرپرستی کا اظہار ہوتا رہا ہے" یہی آریوں کے رویہ میں ہونی چاہیئے جن میں سے بعض افراد وفاداری اور امن پسندی کے خلاف حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور دوسرے ان کی حمایت کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آریوں کو اگر دعوےٰ ہے۔ کہ ان کے دھرم میں کشش پائی جاتی ہے وہ لوگوں کی رُوحانی اور قلبی تسکین کا موجب بن سکتا ہے تو انہیں چاہیئے۔ کہ کسی کی دل آزاری کئے بغیر اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کریں۔ اور امن پسندی سے کام لیں۔

جماعت احمدیہ اور علماء میں نمایاں فرق

بھارت نیوشُدھی سبھا کی ان سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے جو مسلمان کہلانے والوں کو مرتد کرنے کے لئے وُہ کر رہی ہے۔ ہم نے ان علماء اسلام کو اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے دین وایمان کی حفاظت کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جو اپنے آپکو تمام دُنیا کے مُسلمانوں کے مذہبی راہ نما سمجھتے ہیں۔ اور جو حفاظت اسلام کے متعلق جماعت احمدیہ کی کامیاب کوششوں کے متعلق یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ کہ جو شخص کسی احمدی کے ذریعہ مسلمان ہوتا ہے۔ یا جو مرتد ہونے کی بجائے احمدی ہوتا ہے وُہ منکر اسلام یا مرتد ہونے سے بھی بد تر حالت اختیار کرتا ہے معاصر "مدینہ" بجائے اس کے کہ اپنے علماء کرام کو حفاظت واشاعت اسلام کی طرف توجہ دلاتا۔ اور اس بارے میں ان کی غفلت اور کوتاہی پر ماتم کرتا لکھتا ہے:-

"قطع نظر اس کے کہ علماء کرام اسلام کی خدمت کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ یا نہیں۔ ان کی غفلت وخود فراموشی کا فسانہ صحیح ہے۔ یا غلط۔ اور ان کا تکفیر وتفسیق کا مشغلہ جائز ہے۔ یا ناجائز۔ الفضل اور قادیانی جماعت سے سوال یہ ہے۔ کہ تکفیر وتفسیق کی آلودگیوں سے اس کا دامن کہاں تک پاک ہے۔ اور کیا اس کا بھی حال اس معاملہ میں علماء اسلام سے بدتر نہیں ہے"

اس کے متعلق اول تو یہ گزارش ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کبھی کسی ایک موقعہ پر بھی ان لوگوں کے رستہ میں حائل نہیں ہوئی۔ جو مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچانے یا غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کے دعویدار بن کر کھڑے ہوتے ہیں۔ بلکہ ہر ممکن طریق سے ان کی حوصلہ افزائی کرنے اور امداد دینے کی کوشش کرتی رہتی ہے کیونکہ ہمارے نزدیک مسلمان کہلانے والا دیگر تمام مذاہب کے لوگوں سے افضل ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں "علماء کرام" بارہا یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ احمدی ہونا آریہ اور عیسائی ہونے سے بھی بدتر ہے۔ اور وُہ غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرنے میں بھی روک ڈالتے رہتے ہیں۔

پھر اگر جماعت احمدیہ حقیقی مسلمان بننے کے لئے ضروری سمجھتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا جائے۔ اور جو شخص آپ پر ایمان لانے کی بجائے آپ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھے اسے مسلمان قرار نہیں دیتی۔ تو مسلماں را مسلماں باز کردند کے لئے دن رات مصروف بھی رہتی ہے۔ اور اپنی زندگی کا مقصد یہی سمجھتی ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کو کفر کے گڑھے سے نکال کر ایمان کی وادی میں لے آئے۔ پس اگر معاصر "مدینہ" کو جماعت احمدیہ اور اپنے علمائے کرام میں اور کوئی فرق نظر نہیں آتا تو کیا وہ یہ بھی نہیں دیکھ سکتا کہ جماعت احمدیہ جن لوگوں کو کافر سمجھتی ہے۔ ان کو مسلمان بنانے کے لئے انتہائی جدوجہد کر رہی ہے۔ مصائب وآلام اٹھاتی ہے مگر آگے ہی آگے قدم بڑھا رہی ہے لیکن اس کے مقابلہ میں علماء کرام کا صرف یہی شغل ہے۔ کہ ہر طرف کفر کے تیر برساتے رہیں۔ اور مسلمان کہلانے والوں کو دھکا دھکا کر کفرستان میں پہنچاتے رہیں۔

مُسلمانوں کا پولٹیکل اتحاد

اخبار "زمیندار" جو اختلاف عقائد کی بنا پر جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے خلاف چلا رہا ہے ایک متعصب ہندو اخبار "پرتاپ" کے حسب ذیل الفاظ پڑھے۔

"چودھری صاحب کے اعتقادات عام مسلمانوں سے چاہے کسی قدر مختلف ہوں لیکن وہ پولٹیکل لحاظ سے مسلمان ہیں۔ اس لئے کسی مُسلمان کو ان کے تقرر پر اعتراض نہ ہونا چاہیئے" اختلاف عقائد کی بنا پر مسلمان کہلانے والوں کی پولٹیکل تقسیم ایک ایسی خطرناک چیز ہے۔ کہ اس کے نقصان کو معمولی عقل وسمجھ کا انسان بھی معلوم کر سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ بات بھی واضح ہے۔ کہ مُسلمانوں کے پولٹیکل حقوق کی حفاظت اسی میں ہے۔ کہ وہ سب کے سب متحد ہوں۔

مگر حیرت ہے۔ کہ اخبار "زمیندار" یہ چاہتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا ہر ایک فرقہ دُوسرے کے بالمقابل کھڑا ہو جائے اور اپنے حقوق کے لئے الگ مطالبہ کرے شیعہ اور اہلحدیث فرقوں کے مسلمان ایسا ہی کر رہے ہیں۔ اگر اور فرقوں کو بھی اس کے لئے مجبور کر دیا گیا۔ تو پھر اختلاف عقائد کی آگ بھڑکا کر مسلمانوں کے پولٹیکل اتحاد کو برباد کرنے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ خود کتنے پانی میں ہیں۔ اور مخالفین اسلام کے مقابلہ میں ان کی کیا حقیقت ہے۔ قبل اس کے کہ ایسا وقت آئے... ...دوراندیش اور سمجھدار مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ آنے والی تباہی سے مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کریں۔

219

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر علوم آسمانی کا حیرت انگیز انکشاف

كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

(الہام حضرت مسیح موعود)

صداقت کی ایک اہم ترین دلیل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے بیشمار دلائل میں سے ایک اہم ترین دلیل یہ بھی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے قادرانہ طور پر آپ پر ایسے علوم کا انکشاف فرمایا۔ جن کا حصول انسانی طاقت سے ناممکن ہے۔ اور چونکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ لوگوں کو چشمہ حضرت احدیت تک پہنچائیں۔ اور یہ بات علوم روحانیہ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کسی مدعی ماموریت کا دعوےٰ اسوقت تک قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ خدا تعالےٰ کے غیر محدود علم سے حصہ نہ پائے۔ اور خود خدا اس کے روحانی علم کی استعداد کو عام دنیا سے نمایاں اور ممتاز طریق پر ترقی نہ دے ۔

انبیاء سابقین کا علم لدنی

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے اس حقیقت کو مختلف مقامات میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔ وعلم اٰدم الاسماء کلھا یعنے خدا تعالےٰ نے حضرت آدم کو سب صفات الٰہیہ کا علم دیا۔ اور چونکہ صفات الٰہیہ کے علم کے ماتحت ہی ہر قسم کے علوم آجاتے ہیں۔ اس لئے اس آیت کریمہ میں گویا حضرت آدمؑ کے اس علمی نشان کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو آپ کو عطا فرمایا گیا۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنے پاس سے علوم عطا فرمائے۔ حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اٰتینٰہ حکماً و علما۔ یعنے لوطؑ کو بھی ہم نے منصب حکم اور علم عطا کیا۔ حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام کے متعلق فرماتا ہے۔ ولقد اٰتینا داؤد و سلیمان علما۔ سلیمان و داؤد علیہما السلام کو ہم نے خود علم سکھایا۔ حضرت یوسفؑ کی نسبت فرماتا ہے۔ ولما بلغ اشدہ اٰتینٰہ حکماً وعلماً یعنے جب وہ اپنی مضبوطی کو پہنچ گئے۔ تو ہم نے انہیں منصب حکم اور علم دیا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی نسبت فرماتا ہے۔ ولما بلغ اشدہ واستویٰ اٰتینٰہ حکما وعلما وکذالک نجزی المحسنین یعنی حضرت موسےٰ جب اپنی عمر کی پختگی کو پہنچ گئے۔ تو ہم نے انہیں نبوت و علم عطا فرمایا۔ اور نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما۔ یعنی خدا تعالےٰ نے خود آپ کو وہ علوم سکھائے جن کا آپ کو کچھ بھی پتہ نہ تھا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے یہ دعا سکھائی۔ قل رب زدنی علما۔ یعنے ہمیشہ یہ دعا مانگتے رہو۔ کہ الٰہی میرے علم کو بڑھا۔ گویا دعا کی تلقین کر کے اور علوم کے اظہار کا وعدہ کر دیا

یہ آیات بتلاتی ہیں۔ کہ ہر مامور کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص علوم عطا کئے جاتے ہیں۔ اور ناممکن ہے۔ کہ ان کے زمانہ کا کوئی فرد روحانیات میں علمی رنگ میں ان کا مقابلہ کر سکے پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اس طرح بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ دیکھا جائے اللہ تعالےٰ نے آپ پر علوم روحانیہ کا دروازہ کس طرح کھولا۔

علوم کی دو قسمیں

علوم دو حصوں میں منقسم ہیں۔ بعض ظاہری علوم کہلاتے ہیں۔ اور بعض باطنی ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے ان دونوں علوم سے حصہ وافر عطا فرمایا۔ اور دنیا کا کوئی شخص باوجود چیلنج کئے جانے کے آپ کے مقابلہ میں کسی وقت بھی کھڑا نہ ہو سکا۔

وحیٔ قرآنی کا اعجاز

ظاہری علم کے معجزہ کی مثال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ وحی ہے جو آپ پر نازل ہوئی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قل ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین یعنی ان لوگوں سے کہدے کہ اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں شکوک شبہات ہیں۔ جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی۔ تو اس کی ایک سورت جیسی ہی کوئی سورت بنا لاؤ۔ اور اسکی تیاری کے لئے اللہ تعالےٰ کے سوا جسقدر تمہارے مددگار ہیں۔ ان سب کو شامل کر لو۔ مگر یاد رکھو۔ کہ اس قسم کی کوششوں کے باوجود تم قرآنی وحی کی نظیر لانے سے قاصر رہو گے۔

حضرت مسیح موعود کی عربی تالیفات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد اور آپ کے کامل ظل تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو بھی کلام کی وہ فصاحت عطا فرمائی۔ کہ دنیا اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز آگئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی مشہور مدرسہ کے تعلیم یافتہ نہ تھے۔ معمولی لیاقت کے استاد آپ کی تعلیم کے لئے رکھے گئے۔ جنہوں نے عام مروجہ درسی کتب کا بالکل ابتدائی حصہ آپ کو پڑھا دیا۔ علاوہ ازیں آپ کبھی عربی ممالک کی طرف نہیں گئے تھے۔ اور نہ ایسے شہروں میں رہے۔ جہاں عربی کا چرچا رہتا ہے۔ دیہاتی زندگی میں معمولی کتب کے پڑھنے سے جسقدر علم ایک عام انسان حاصل کر سکتا ہے۔ اسی قدر علم آپ کو حاصل تھا۔ مگر جب اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت آپ نے دعوےٰ ماموریت کیا۔ اور مخالفوں نے یہ اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ کہ آپ عربی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے علوم دینیہ میں رائے دینے کے اہل نہیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے اسی طرح جس طرح کہ وہ پہلے انبیاء پر علوم آسمانی کا دروازہ کھولتا رہا۔ آپ کو بھی اپنے علم سے نوازا۔ ایک رات میں ہی چالیس ہزار مادہ عربی زبان کا سکھا دیا۔ اور آپ کو حکم دیا۔ کہ عربی زبان میں کتب لکھیں۔ اور وعدہ کیا۔ کہ ایسی فصاحت آپ کو عطا کی جائے گی۔ کہ لوگ اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز آجائیں گے اس کے مطابق آپ نے آئینہ کمالات اسلام میں ایک عربی خط شائع کیا۔ اور مخالفوں کو اس کے مقابلہ میں لکھنے کے لئے بلایا۔ مگر کوئی شخص مقابلہ پر نہ آسکا۔ پھر اس کے بعد آپ نے متواتر عربی کتب لکھیں۔ جو بیس سے بھی زیادہ ہیں۔ اور بعض کے ساتھ تو دس دس ہزار روپے کے انعام کا ان لوگوں کے لئے اعلان کیا۔ جو مقابلہ میں ویسی ہی فصیح کتب لکھیں۔ ایک کتاب "اعجاز المسیح" کے متعلق تو لکھا۔ کہ انہ کتاب لیس لہ جواب فمن قام للجواب وتنمر فسوف یریٰ انہ تندم وتدمر یعنے یہ وہ کتاب ہے جس کا کوئی جواب نہیں۔ اور جو شخص اس کے جواب کے لئے کھڑا ہو گا۔ وہ دیکھے گا۔ وہ کس طرح نادم و شرمندہ کیا جاتا ہے۔ مگر متحدیانہ چیلنجوں کے باوجود ان کتب کا جواب کوئی مخالف نہ لکھ سکا۔ حتیٰ کہ بعض کتب عربوں کے مقابلہ میں لکھی گئیں۔ مگر وہ بھی جواب نہ دے سکے۔ رسید رشید رضا صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدیر المنار کو مخاطب کر کے بھی ایک کتاب لکھی گئی ۔ اور انہیں مقابلہ کے لئے بلایا گیا ۔ مگر وہ جرأت نہ کر سکے ۔ اسی طرح اور علماء عرب کو بھی دعوت مقابلہ دی گئی ۔ مگر کوئی اس میدان میں نہ اترا۔

دنیا کو چیلنج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس علمی نشان کا اپنی مختلف کتب میں ذکر فرمایا ہے ۔ ایک جگہ آپ تحریر فرماتے ہیں ۔ " اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت و فصاحت میں میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہے گا ۔ تو وہ ذلیل ہوگا ۔ میں ہر ایک متکبر کو اختیار دیتا ہوں ۔ کہ اسی عربی مکتوب (انجام آتھم) کے مقابل پر کوئی رسالہ بالتزام نظم و نثر بنا سکے ۔ اور ایک مادری زبان والا جو عربی ہو قسم کھا کر اس کی تصدیق کر سکے ۔ تو میں کاذب ہوں " (ضمیمہ انجام آتھم)

پھر فرماتے ہیں ۔ " میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی فصاحت و بلاغت کا نشان دیا گیا ہوں ۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے ۔" (ضرورت الامام صـ۲۲)

" ہمارا تو یہ دعوے ہے ۔ کہ معجزہ کے طور پر خدا تعالیٰ کی تائید سے اس انشاء پردازی کی ہمیں طاقت ملی ہے ۔ تا معارف حقائق قرآنی کو اس پیرایہ میں بھی دنیا پر ظاہر کریں " (نزول المسیح صـ۵۹)

زبان عربی کا ام الالسنہ ہونا

اس فصاحت کے علاوہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا علم دیا گیا ۔ یورپ کے لوگ بڑی جد و جہد کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے تھے ۔ کہ سنسکرت یا پہلوی ان دونوں میں سے کوئی ایک زبان ام الالسنہ ہے ۔ اور بعض لوگ ان دونوں کو اس اصل زبان کی شاخ قرار دیتے تھے جو ان سے بھی پہلے تھی ۔ اور خیال کرتے تھے ۔ کہ ابتدائی زبان آج دنیا سے مٹ چکی ہے ۔ عرب جن کی زبان عربی تھی ۔ وہ بھی عربی کی اس فضیلت کے قائل نہ تھے ۔ اور یورپ کے اثر کے ماتحت ام الالسنہ دوسرے ممالک کی زبانوں میں تلاش کر رہے تھے ۔ ان حالات میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو یہ علم دیا جانا کہ عربی زبان ہی ام الالسنہ ہے ۔ ایک حیرت انگیز انکشاف تھا ۔ مگر آپ نے اس انکشاف کی بنیاد قرآن مجید پر رکھی ۔ اور فرمایا ۔ کہ خود قرآن مجید نے اس مسئلہ کو بیان کیا ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ ۔ یعنی ہم نے جب بھی کسی قوم کی طرف کوئی رسول بھیجا تو اس کی زبان میں ہی بھیجا ۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو سب دنیا کی طرف مبعوث ہوئے ان کی طرف اسی زبان میں کلام نازل ہونا چاہیئے تھا ۔ جو بوجہ ام الالسنہ ہونے کے سب دنیا کی زبان کہلا سکے ۔ اور چونکہ آپ پر عربی زبان میں قرآن مجید نازل ہوا ۔ اس لئے یہی ام الالسنہ ہے ۔ پھر آپ نے اس انکشاف کے ثبوت میں اپنی تصنیف " منن الرحمٰن " میں اللہ تعالےٰ سے علم پا کر ایسے اصول مدون فرمائے ۔ جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا ۔ کہ عربی زبان ہی ام الالسنہ ہے ۔

قرآن مجید کے متعلق حیرت انگیز علم

ان ظاہری علوم کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے آپکو باطنی علوم سے بھی بہرہ ور فرمایا ۔ مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی جدید شریعت لیکر نہ آئے تھے ۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت اور قرآن مجید کی اشاعت کے لئے مبعوث ہوئے تھے ۔ علاوہ ازیں یہ بھی حقیقت ہے ۔ کہ جملہ علوم قرآن کریم پر ختم ہو چکے ہیں ۔ اس لئے آپکو علوم باطنیہ دیئے جانے کا مفہوم یہ ہے ۔ کہ آپکو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کا ایسا وسیع علم عطا فرمایا ۔ کہ کہا جا سکتا ہے ۔ آپ کے وقت میں ایک طرح قرآن کریم کا دوبارہ نزول ہوا ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی فرما چکے تھے ۔ کہ اگر قرآن ثریا پر چلا جائیگا ۔ تو اسے ایک فارسی الاصل شخص واپس لائے گا ۔

غیر محدود حقائق و معارف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے عام طور پر مسلمانوں کا یہ خیال تھا ۔ کہ معارف قرآنیہ جو پہلے بزرگوں نے بیان کئے ۔ وہ اپنی حد کو پہنچ گئے ۔ اور اب ان سے زیادہ کچھ نہیں بیان کیا جا سکتا ۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے بتایا ۔ کہ یہ غلط خیال ہے ۔ اگر فلسفہ اور سائنس تیزی کے ساتھ ترقی کرتے چلے جاتے ہیں ۔ اگر علم طبقات الارض علم آثار قدیمہ ۔ علم افعال الاعضاء ۔ علم نباتات ۔ علم حیوانات ۔ علم ہیئت ۔ علم سیاست ۔ علم اقتصاد ۔ علم النفس ۔ علم اخلاق وغیرہ سینکڑوں قسم کے علوم یا تو نئے دریافت ہو رہے ہیں ۔ یا انہوں نے پچھلے زمانہ کے علوم کے مقابلہ میں حیرت انگیز ترقی کی ہے ۔ تو کیا خدا تعالےٰ کا کلام ہی ایسا ہے ۔ کہ وہ غور کرنے والوں کو تازہ علوم نہ دے سکے ۔ اور ان کے ذہنوں میں کوئی ترقی پیدا نہ کر سکے ۔ آپ نے بتایا ۔ کہ جسطرح خدا تعالےٰ کی مادی پیدائش اپنے اندر بے انتہاء اسرار رکھتی ہے ۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کا کلام بھی بے شمار معارف و حقائق کا حامل ہے ۔ اور انسان کو چاہیئے ۔ کہ وہ تقوےٰ اللہ کے ساتھ قرآن کریم پر تدبر کرے ۔ تاکہ قرآن اس کے ہاتھ میں ایک زندہ کتاب ہو ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں ۔

" جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن کریم کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے ۔ جسکو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ وہ ہندی ہو ۔ یا پارسی یا یوروپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ۔ ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں ۔ جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں ۔ اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں ۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی ۔ تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا ۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے ۔ جس کی اعجازی کیفیت ہر یک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے ۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے ۔ کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے ۔ جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا ۔ وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے ۔ ومن لم یؤمن بذالک الاعجاز فواللہ ما قدر القراٰن حق قدرہ وما عرف اللہ حق معرفتہ وما وقر الرسول حق توقیرہ ۔ اے بندگان خدا یقیناً یاد رکھو ۔ کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے ۔ اور ہر یک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے ۔ یا جس قسم کے اعلےٰ معارف کا دعوے کرتا ہے ۔ اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے ۔ کوئی شخص برہمو ہو ۔ یا بدھ مذہب والا ۔ آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا ۔ جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو ۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جسطرح صحیفۂ قدرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے ۔ بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں ۔ یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے ۔ تا خدا تعالےٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو ۔" (ازالہ اوہام صـ۳۰۵ تا صـ۳۱۱)

موجودہ زمانہ کے حالات کا قرآن مجید میں ذکر

اس اصل کو قائم کرنے کے بعد آپ نے بدلائل ثابت کیا کہ قرآن کریم میں اس زمانہ کی ترقیات اور تمام حالات کا ذکر موجود ہے ۔ مثلاً سورۃ التکویر میں اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت واذا الجبال سیرت واذا العشار عطلت میں بتایا گیا ہے ۔ کہ ایک زمانہ میں ایسے سامان نکل آئیں گے کہ ان کے ذریعہ پہاڑوں کو کاٹا جائے گا ۔ ستارے مکدر ہو جائینگے یعنے علماء کی اخلاقی حالت پست ہو جائے گی ۔ نئی سواریاں نکل آنے کی وجہ سے اونٹوں کی وہ قدر نہ رہے گی ۔ جو پہلے تھی پھر یہ بھی بتایا گیا ۔ کہ دریاؤں کو پھاڑا جائے گا ۔ یعنے ان میں سے نہریں نکال لی جائیں گی ۔ لوگ آپس میں ملا دیئے جائینگے یعنے آپس کے تعلقات بڑھانے کے لئے ایسے سامان نکل آئیں گے ۔ کہ دور دور کے لوگ آپس میں مل جائیں گے ۔ جیسے آلات ٹیلیفون وغیرہ ہیں ۔ کہ یہ ہزاروں میل کے لوگوں کو آپس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملا کر باتیں کرا دیتے ہیں۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کو ایک زندہ کتاب کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور علمی ذخائر کا ایک انبار ان کے سامنے لگا دیا۔

دعاوی اور دلائل

دوسرا اصولی علم جو قرآن کریم کے متعلق آپ کو دیا گیا یہ ہے۔ کہ آپ نے بتایا قرآن کریم میں کوئی دعوےٰ بلا دلیل نہیں۔ اس اصل کے ماتحت جب قرآن مجید پر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہزاروں باتیں جو اس سے پہلے بطور دعوےٰ سمجھی جاتی تھیں۔ اور جن کے متعلق دلیل یہ دی جاتی تھی۔ کہ چونکہ خدا نے کہا ہے۔ اس لئے مان لو۔ وہ سب اپنے ساتھ دلائل رکھتی تھیں۔ علم قرآن کے متعلق یہ ایک ایسا نقطہ ہے۔ کہ جس نے قرآن کریم کی عظمت وہیبت میں عظیم الشان اضافہ کر دیا چنانچہ جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی اصل کے ماتحت ہر سوال کا قرآن شریف سے جواب دیا۔ اور فرمایا۔ کہ میں نے اس بات کا التزام کیا ہے۔ کہ جو کچھ بیان کروں۔ خدا تعالےٰ کے پاک کلام قرآن شریف سے بیان کروں کیونکہ میرے نزدیک یہ بہت ضروری ہے۔ کہ ہر ایک شخص جو کسی کتاب کا پابند ہو۔ اور اس کتاب کو ربانی کتاب سمجھتا ہو وہ ہر ایک بات میں اسی کتاب کے حوالہ سے جواب دے۔ اور اپنی وکالت کے اختیارات کو ایسا وسیع نہ کرے۔ کہ گویا وہ ایک نئی کتاب بنا رہا ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صلا)

احادیث قرآن مجید کی خادم ہیں

پھر قرآن کریم کے متعلق خود مسلمانوں میں جو دور از حقائق خیالات پیدا ہو کر عقیدہ کی صورت اختیار کر چکے تھے۔ آپ نے بصیرت افروز رنگ میں ان غلط عقائد کو قرآن مجید کی روشنی میں رد کیا۔ مثلاً مسلمانوں کے ایک گروہ میں بد قسمتی سے یہ خیال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ حدیث قرآن مجید پر قاضی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی اس توہین کو برداشت نہ کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ قرآن مجید ہی ایک ایسا معیار اور محک ہے کہ جب تک اس کے دربار سے کوئی امر صداقت قرار نہ پائے اس وقت تک اسے صداقت نہیں کہا جا سکتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "جن لوگوں کو ادب قرآن نہیں دیا گیا۔ وہ اس موقعہ پر حدیث کو قاضی قرآن کہتے ہیں۔ جیسا کہ یہودیوں نے اپنی حدیثوں کی نسبت کہا۔ مگر ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنت قرار دیتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے۔ قرآن خدا کا قول ہے۔ اور سنت رسول اللہ کا فعل اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے نعوذ باللہ یہ کہنا غلط ہے۔ کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے۔ تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث ایک ظنی مرتبہ پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی۔ صرف ثبوت مؤید کے رنگ میں ہے۔ قرآن اور سنت نے اصل کام سب کر دیا ہے۔ اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے۔ حدیث قرآن پر کیسے قاضی ہو سکتی ہے۔ قرآن اور سنت اس زمانہ میں ہدایت کر رہے تھے۔ جبکہ اس معنوی قاضی کا نام ونشان نہ تھا۔ یہ مت کہو۔ کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ بلکہ یہ کہو کہ حدیث قرآن اور سنت کے لئے تائیدی گواہ ہے۔" (کشتی نوح صہ۵۷)

قرآنی قسموں کی حقیقت

پھر قرآن مجید میں سورج اور چاند اور دوسری چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان قسموں کی فلاسفی بیان فرمائی۔ چنانچہ آئینہ کمالاتِ اسلام میں اس موضوع پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"قسم درحقیقت ایک قسم کی شہادت ہے۔ جو شاہد رویت کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے بعض افعال بھی بعض دوسرے افعال کے لئے بطور شاہد کے واقعہ ہوئے ہیں۔ سو اللہ تعالےٰ قسم کے لباس میں اپنے قانونِ قدرت کے بدیہات کی شہادت اپنی شریعت کے بعض دقائق حل کرنے کے لئے پیش کرتا ہے۔ تا قانونِ قدرت جو خدا تعالےٰ کی ایک فعلی کتاب ہے۔ اس کی قولی کتاب پر شاہد ہو جائے اور تا اس کے قول اور فعل کے باہم مطابقت ہو کر طالب صادق کے لئے مزید معرفت اور سکینت اور یقین کا موجب ہو۔"
(حاشیہ صہ۹۷) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مائدہ روحانی کی ریزہ چینی کرتے ہوئے مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے جنہیں کسی وقت امام الہند کا خطاب دیا گیا تھا۔ اپنے اخبار البلاغ نمبر ۵-۶ و ۱۱ جلد ا میں قرآنی قسموں کی وہی فلاسفی بیان کی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرما چکے تھے۔ مگر اس رنگ میں کہ گویا یہ ان کے کاوش فکر کا نتیجہ ہے۔ لکھا۔

"قسم کے معنی شہادت کے ہیں اور دلالت کے ہیں۔ وہ ایک شاہد ہے۔ جو کہ اپنے مابعد کے دعوے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ قسم کا مقصد استشہاد ہوتا ہے۔ ہم خدا کی قسم کھاتے ہیں۔ یعنے کہتے ہیں۔ کہ خدا شاہد ہے کہ ہم نے جھوٹ نہ بولا۔ سورۃ والفجر میں ھل فی ذالک قسم لذی حجر یعنی ان چیزوں میں صاحب عقل کے لئے بڑی بڑی شہادت ہے۔ منافقین کہتے ہیں۔ انک لرسول اللہ۔ اللہ نے ان کی تکذیب کی اور کہا۔ اتخذوا ایمانھم جنۃ۔ پس خدا نے خود ہی شہادت کو قسم سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن چونکہ عوام مفسرین ومتاخرین نے اس حقیقت پر غور نہیں کیا۔ اس لئے وہ اس دھوکے میں پڑ گئے۔ کہ قسم ان چیزوں کی کھائی جاتی ہے۔ جن میں بڑائی اور عظمت ہو۔ اس لئے تمام قسموں میں صرف عظمت کو ہی تلاش کرتے ہیں امام رازی گو فرماتے ہیں۔ کہ قسم ایک طرح کی دلیل ہے۔ لیکن اصل حقیقت سے پوری طرح متاثر نہیں۔ اس لئے غلطی کو شروع کر دیتے ہیں۔"

حضرت مسیح موعودؑ کا علیم ہستی سے تعلق

انکے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی ترتیب اسلوب بیان کے متعلق مقطعات قرآنی کے متعلق معجزات کے متعلق اسماء الٰہیہ کے متعلق ایسے ایسے نکات معرفت بیان کئے۔ کہ عقل ان کے مطالعہ سے دنگ رہ جاتی ہے۔ اور اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ حقیقت میں یہی رجل فارسی قرآن کریم کو آسمان سے دوبارہ زمین پر لایا۔ پس یہ علوم قرآنی جو آپ کو عطا کئے گئے۔ ثابت کرتے ہیں کہ آپ کا اس مبدء فیوض سے تعلق تھا۔ جو علیم ہے۔ اور جس کی نسبت آتا ہے۔ کہ لا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء یعنے لوگ اس کے علم سے اسی قدر حصہ لے سکتے ہیں۔ جسقدر وہ چاہے۔

ممبران احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کو اطلاع

بعض ممبران ادائیگی چندہ کے بارہ میں ابھی تک خاموش ہیں۔ ان سے یہ توقع نہ تھی۔ کہ وہ بار بار کے اعلان کی انتظار میں رہیں گے اور تب اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہوں گے۔ احباب کو معلوم ہونا چاہیئے فیلوشپ کے قیام کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نونہالانِ احمدیت کے اندر تبلیغی سرگرمی پیدا کی جائے۔ احباب نے جب محض اپنی مرضی سے کام کرنے کے لئے فیلوشپ میں اپنے نام درج کرائے ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ سرگرمی سے کام کریں۔ ہمیں ضرورت ایسے احباب کی ہے۔ جو دین کے لئے قربانی کی روح رکھتے ہوں جنکی تمنا ہو کہ ہم اور لوگوں کو بھی اس نور سے منور کریں۔ جس سے ہم کو حصہ ملا ہے اللہ تعالےٰ نے بخل کو جائز نہیں رکھا۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ وہ بخل سے کام نہ لیں۔ اور تبلیغی سرگرمیوں کو ہر ممکن طور پر وسعت دینے کی کوشش کریں۔ اگر احباب نے ذرا توجہ اور احساس کا ثبوت دیا اور چندہ کی ترسیل میں باقاعدگی اختیار کی۔ تو ہم انشاء اللہ العزیز نہایت عمدگی کے ساتھ اپنے کام کو سرانجام دے سکیں گے۔ ممبران اپنے آئندہ ارادہ سے مطلع فرمائیں۔ مندرجہ ذیل امور احباب کی آگاہی کے لئے لکھے جاتے ہیں (۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا گذشتہ یوم التبلیغ کے موقعہ پر رقم فرمودہ ٹریکٹ "پکارنے والے کی آواز" چھپ کر تیار ہو چکا ہے۔ جماعتیں مطلوبہ تعداد ۱۲ ؍ سینکڑہ معہ محصولڈاک کے حساب سے رقم پیشگی ارسال فرما کر یوم التبلیغ کے لئے منگائیں (۲) بعض احباب گذشتہ ٹریکٹوں کا بھی مطالبہ کرتے ہیں مگر انکی زائد کاپیاں دفتر میں موجود نہیں۔ اس لئے بھیجنے سے معذور ہیں۔ فیلوشپ آف یوتھ کے بیرونی ممبران کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوشوارہ کارگذاری جماعتہائے انصار اللہ بابت ماہ جولائی ۱۹۳۷ء

نام جماعت	حلقہ تبلیغ	تعداد انصار اللہ	تعلیمی اجتماع	تبلیغ زیر افراد	ڈیپوٹیشن اشتہارات	پبلک جلسے مناظرے	تعداد وفود	دیہات زیر تبلیغ	بیعت
ننکانہ صاحب	پنجاب	۳	۱	۲۴۲	۱۷۰	۰	۰	۱	۱
احمدی پور	〃	۸	۰		۲۰	۲	۰	۰	۰
دہلی لجنہ اماء اللہ	دہلی	لجنہ اماء اللہ کے اجلاس باقاعدہ ہفتہ وار ہوتے رہتے ہیں اور تبلیغ غیر احمدی عورتوں میں بھی کیجاتی ہے							
جہلم	پنجاب	۱۴	۴	۰	۰	۰	۰	۴	۰
گھٹیالیاں	〃	۳۱	۱	۱۵۴	۶۰	۱	۰	۸	۰
وزیرآباد	〃	۳	۰	۳۱	۰	۰	۰	۱	۰
گنج لاہور	〃	۱۳	۴	۲۰	۰	۰	۰	۳	۰
پورینی بھاگلپور	بہار اڑیسہ	-	۰	۰	متعدد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ تبلیغ کیجاتی ہے لیکن پوری کوشش ابھی نہیں ہوئی				
رانچی	〃	۱۲	۲	تبلیغ باقاعدہ کیجاتی ہے بہت لوگوں کا احمدیت کیطرف رجحان ہے۔ ٹریکٹ انگریزی بھی تقسیم کئے گئے۔					
بہار شریف	〃	۲	۰	۵	۰	۰	۰	۷	۰
کاٹھ گڑھ	پنجاب	۱۶	۰	۲۵	۵۲	۱	۱	۱	۵
انبالہ	〃	۱۳	۰	۲۶	۰	۷	۰	۰	۰
ناسنور	کشمیر	۱۰	۷	۰	۰	۱	۰	۱	۰
پائل	پٹیالہ	۵	۰	۱۰۰	۰	۰	۰	۲	۰
پٹیالہ	〃	۶	۴	۴۵	۲۶	۰	۰	۱	۱
سیالکوٹ	پنجاب	۷۲	۴	۲۱۰	۰	۰	۰	۰	۴
پیرکوٹ ضلع سیالکوٹ	〃	۵	۰	۲۶	۰	۰	۰	۵	۰
پریم کوٹ ضلع سیالکوٹ	〃	۱۰	۳	۱۷۵	۰	۰	۰	۷	۰
حافظ آباد	〃	۲۵	۰	۱۱	۵۰	۰	۰	۴	۰
بھاگا بھٹیاں	〃	۹	۴	۱۴۹	۴۰	۳	۰	۵	۴
مزنگ لاہور	〃	۱۲	۱	۲۴	۰	۰	۰	۰	۰
بھاٹی دروازہ لاہور	〃	۴	اس حلقہ میں نسبتاً اچھی تبلیغ ہو رہی ہے۔						
باغبانپورہ لاہور	〃	۰	۱	۲۰	۳۲	۰	۰	۰	۰
گڑھی شاہو۔ لاہور	〃	-	۰	۱۰	متعدد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے	۱	۰	۲	۰
لاہور۔ چھاؤنی	〃	۰	۱	۰	انفرادی تبلیغ کی جاتی ہے۔				
لاہور دہلی دروازہ	〃	۰	۰	۰	۳۸۰۶	۰	۰	۰	۰
کھیوہ۔ باجوہ	〃	۱۴	۰	۱۵۳	۳	۱	۰	۴	۰
فتح پور ضلع گجرات	〃	۸	۱	۱	۰	۰	۰	۴	۰
گجرات	〃	۰	۵	۷۵	۱۸۰	۰	۰	۰	۰
بن باجوہ ضلع سیالکوٹ	〃	۷	۴	۲	۱۰	۰	۰	۰	۰
میانوالی	〃	۴	۰	۱۱	۱۵	۰	۰	۱	۰
کھیوہ والی	〃	۶	۳	۶	۱۵	۱	۰	۴	۰
لجنہ اماء اللہ چک [illegible]	〃	۵	لجنہ اماء اللہ کے اجلاس باقاعدہ ہوتے رہتے ہیں۔ غیر احمدی عورتیں بھی شامل ہوتی رہتی ہیں۔ صداقت مسیح موعود پر مضامین سنائے جاتے ہیں۔						
محمود آباد فارم سندھ		۸	۲	۱۴	۰	۰۰	۰	۱۰	
کریام	پنجاب	۱۶	۲	۳۰۰	۵۰	۱	۰	۵	۰
سامانہ	پٹیالہ	۱۵	۰	۱۴۸	۵	۰	۰	۲	۲
سنگرور	〃	۹	۱	۱۳	۲۵	۰	۰	۱	۱
بٹالہ	پنجاب	۸	۲	۱۵	۰	۰	۰	۲	۰
مانہ	〃	۵	۱۱	۰	۰	۰	۰	۲	۰
دہری	کشمیر	۹	۴	۵	۰	۰	۰	۲	۰
لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ	پنجاب	۳۲	۲	۹	۷۵	۱	۰	۱	۱
مٹھہ لک	〃	۳	۰	۱	۱۴	۰	۰	۱	۰
اجنالہ	〃	۳	۱	۸	۰	۱	۰	۴	۲
آہنہ ضلع شیخوپورہ	〃	۱۴	۱	۱۰۴	۰	۰	۰	۴	۰
برہمن بڑیہ	بنگال	۹	۴	۱۰	۸۲	۱	۰	۲	۱
کلکتہ	〃	۱۵	۵	۳۳	۲۹۴۰	۰	۰	۱	۲
لائل پور	پنجاب	۲۰	۲	۸۲	۰	۰	۰	۴	۰
کڑیال ضلع امرتسر	〃	۸	۴	۵۶۰	۰	۱	۰	۱۷	۰
بغداد	عراق عرب	۰	۵	۱۱	۶۵۰	۱	۰	۳	۲
گوجرانوالہ	پنجاب	۲۰	۳	۳۸	۰	۱	۰	۱	۰
شاہجہانپور	یو۔پی	۷	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سنور	پٹیالہ	۰	۰	۲۱۸	۴۲	۰	۰	۳	۰
پیٹوا خالی	بنگال	۸	۲	۲۰	۰	۰	۰	۱	۰
پنڈی بھٹیاں	پنجاب	۵	۰	۱۶۷	۳۵	۱	۰	۰	۱
اٹھوال	〃	۲۰	۴	۵۰	۷۰	۰	۰	۹	۱
صالح نگر	یو۔پی	۱۰	۱۰۰	۱۰۴	۰	۰	۰	۵	۰
ڈسکہ	پنجاب	۱۶	۰	۴۳	۰	۰	۰	۳	۰
کمال ڈیرہ	سندھ	۵	۰	۲۶	۰	۰	۰	۲	۰
مربع دنور محل نغر	پنجاب	۹	۰	۴۰	۰	۱	۰	۷	۱
میانوالی۔ خانانوالی	〃	۰	۰	۰	۲۵	۱	۰	۰	۱
احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن فیروزپور	〃	۱۰	۲	۰	۱۵۰	۰	۰	۰	۰
بھیرہ	〃	۲۰	۴	۰	۰	۱	۰	۱	۰
کریم پور	〃	۹	۲	۱۲	۳۰	۰	۰	۱	۰

ماہ جون میں ۵۹ جماعتوں نے باقاعدہ کام کر کے رپورٹ بھیجی تھی۔ اور ماہ جولائی میں ۶۲ جماعتوں نے باقاعدہ کام کیا ہے۔ بہت سی جماعتوں نے تبلیغ کا کام از سر نو باقاعدہ شروع کر دیا ہے اور مہینے کے اختتام پر رپورٹیں بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ جو جماعتیں رپورٹیں نہیں بھیجتیں۔ ان کو یاد دہانی باقاعدہ ہر ماہ کرائی جاتی ہے۔ اور الفضل میں بھی اعلان کرائے جاتے ہیں۔ گو دوستوں نے پہلے کی نسبت زیادہ توجہ کی ہے۔ لیکن یہ کام اس وقت تک تسلی بخش نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک کہ تمام انصار اللہ کی جماعتیں باقاعدہ منظم طریق پر تبلیغ کا کام شروع نہ کر دیں۔ جو کام باقاعدہ منظم طریق پر کیا جاتا ہے وہ اگر تھوڑا تھوڑا بھی کیا جائے۔ تو بہت عمدہ نتائج پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ میں باقاعدہ کام شروع کر کے دفتر میں اطلاع دیں۔ اور ماہواری رپورٹ بھجواتے رہیں نائب مہتممان تبلیغ اور انسپکٹران تبلیغ اپنے اپنے حلقہ کے ذمہ دار ہیں۔ جن جماعتوں میں تبلیغ بذریعہ وفود منظم طریق پر شروع نہیں کی گئی جلد شروع کرا دیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصوری میں عطاء اللہ بخاری کی زبان بندی

مقامی حکام کا شکریہ

منصوری میں چند سال سے ایک انجمن تبلیغ الاسلام قائم ہے۔ مگر مسلمانوں کی بد قسمتی سے اس کے ممبروں میں سے ایک بھی ایسا شخص نہیں جو تعلیمیافتہ ہو۔ یہ انجمن ہر سال ایک سالانہ جلسہ کرتی ہے۔ اور ایسے مولویوں کو بلاتی ہے۔ جنکا کام سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف غلط بیانیوں اور جھوٹ سے کام لیں۔ اور غلط عقائد جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر کے بندگان خدا کو دھوکہ دے کر جماعت احمدیہ کے خلاف منافرت اور دشمنی پیدا کریں۔ یہ علماء سٹیج پر آکر عجیب عجیب حرکتیں کرتے ہیں۔ اور ہمارے پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی شان میں گستاخیاں کر کے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو کہ اس زمانے کے علماء بدترین خلائق ہوں گے۔ سچا ثابت کرتے ہیں۔ شرفاء اور تعلیمیافتہ طبقہ کے اصحاب ہمارے پاس تشریف لاکر ان کے ان طریقوں کی مذمت کرتے ہوئے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں امسال بھی انہوں نے جلسہ کیا۔ اور اعلان تو یہ کیا۔ کہ دنیائے اسلام کے مشہور و معروف عالم تشریف لاکر تقاریر فرمائیں گے۔ اور فرمانروائے نابھہ اسٹیٹ صدر جلسہ ہوں گے۔ لیکن جب جلسہ شروع ہوا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ایک مسجد کا ان پڑھ ملا صدر جلسہ ہے۔ اور عطاء اللہ بخاری جسکا کام سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف بے ہودہ بکواس کر کے شورش پیدا کرے۔ مقرر ہے تو ان اس نے اپنی تقاریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح کی شان میں سخت گندے اور دلآزار الفاظ استعمال کئے۔ اور یہاں تک جھوٹ بولا کہ احمدیوں کا کلمہ اور ہے۔ ان کا قرآن اور ہے۔ ان کا قبلہ اور ہے۔ یہ لوگ قادیان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

آخر حکام نے یہ دیکھتے ہوئے کہ اس شخص کی تقاریر سے نقض امن کا خطرہ ہے۔ فوراً اس کے اور انجمن کے سیکرٹری کے نام زیر دفعہ ۱۴۴ نوٹس جاری کر دیا۔ کہ تم احمدیوں کے خلاف کوئی ایسی تقریر نہیں کر سکتے جس میں ان کے بزرگوں کو گالیاں دو۔ اور ان کی ہتک کرو۔ اور اس طرح مزید دلآزار تقریروں سے اس کو بند کر دیا۔ اس نوٹس سے پہلے بخاری نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ میں گورنمنٹ کی پروا نہیں کرتا۔ جیل خانہ سے بھی نہیں ڈرتا۔ لیکن نوٹس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سب شیخی جاتی رہی۔ اور جرأت نہ ہوئی۔ کہ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف کوئی اشتعال انگیز تقریر کر سکے۔

اس سلسلہ میں میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اس امر کا ذکر کروں۔ کہ منصوری کے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس مسٹر مارگن جو انگریز ہیں۔ اور سٹی مجسٹریٹ مسٹر ترلوک سنگھ جو ہندو ہیں۔ اور مسٹر احمد عمر صاحب جو مسلمان ہیں۔ انہوں نے اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے اس امر کا ثبوت دیا۔ کہ وہ خلاف امن کارروائی کو روکنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ جماعت احمدیہ منصوری نے ایک اپنا خاص جلسہ کر کے ان کے شکریہ کا ریزولیوشن پاس کیا۔ نیز یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ عطاء اللہ بخاری کی ۱۱-۱۲ ستمبر کی تقاریر سے تمام جماعت احمدیہ کی سخت دلآزاری ہوئی ہے۔ جس میں اس نے ہمارے پیشوا اور ہادی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان میں سخت گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے اور گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کے خلاف کارروائی کر کے آئندہ کے لئے ایسی تقاریر کا کہ جن سے ملک معظم کی رعایا کے مختلف طبقات کے درمیان منافرت پیدا ہو سد باب کرے۔

ان تقاریر کے بعد منصوری میں جہلا کے درمیان سخت غیظ اور جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اور لوگ ہر وقت فساد کے لئے آمادہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فتنہ سے محفوظ رکھے۔

خاکسار سید عبد الحی احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ منصوری

ریاست پٹیالہ اور مسلم ملازمین

اس عنوان سے کسی صاحب نے اخباروں میں یہ مضمون شائع کرایا تھا۔ کہ مسٹر گانسلٹ فنانس منسٹر ریاست پٹیالہ نے فائننس اور اکونٹنٹ جنرل دونوں محکموں کے لئے یہ حکم جاری کیا ہے۔ کہ اس حقیقت کے پیش نظر کہ ان دونوں محکموں میں مسلم ملازمین اشد قلت میں ہیں۔ آئندہ خالی آسامیوں پر ان کی بھرتی کی جائے۔ گو اس اعلان میں کوئی ایسا طریق تجویز نہیں کیا گیا تھا۔ کہ کس طرح یہ حکم عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ محض لفظی کارروائی تک ہی محدود تھا۔ آج ہم نہایت غم و اندوہ کے ساتھ اخباری دنیا پر یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ مضمون نگار کا وہ خدشہ جو اس مضمون سے ظاہر ہوتا تھا۔ پورا ہو گیا ہے۔ یعنے فائننس منسٹر مذکور کے نافذ کردہ حکم کو مہاراجہ صاحب بہادر ریاست پٹیالہ نے منسوخ کر دیا ہے۔ اور وہ حکم بالکل کالعدم ہے جیسا کہ پیشتر مضمون نگار تحریر کر چکا ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ ریاست پٹیالہ کی نصف کے قریب آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے اور ریاست کی کل آمدنی کا نصف حصہ بھی مسلمانوں سے وصول ہو کر داخل خزانہ ریاست ہوتا ہے۔ مگر سخت حیرت انگیز امر ہے کہ اس ناقابل تردید حقیقت کے باوجود اگر ایک منصف مزاج انگریز نے مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنے اور انکو تھوڑا بہت حق دینے کے لئے ایک معمولی سی کوشش کی تھی۔ تو اسپر مہاسبھائی حلقہ کے زیر اثر ہندوؤں نے مہاراجہ صاحب بہادر والیٔ ریاست پٹیالہ سے خط تنسیخ لکھوا دیا۔ یہاں کے ہندوؤں کی عجیب ذہنیت ہے۔ اس امر کے جاننے کے باوجود کہ فائننس آفس میں سب کے سب ملازمین ہندو ہی ہندو ہیں۔ چپڑاسی سے لیکر سپرنٹنڈنٹ تک مسلمان نام کو نہیں اور اسی طرح اکونٹنٹ جنرل آفس کے سوا سو ملازمین میں سے فقط تین یا چار مسلمان ملازم معمولی درجوں پر قائم ہیں۔ اس تلخ حقیقت سے واقف ہوتے ہوئے بھی ان کا اس حکم کے خلاف کھڑا ہو جانا اور خود مہاراجہ صاحب کا ان کی ہاں میں ہاں ملانا بین الاقوامی تعلقات کو مزید مکدر کرنا ہے۔ جب سے یہ حکم جاری ہوا۔ ہندو ملازمین پر گویا خواب و خور حرام ہو گئی۔ کہیں خفیہ جلسے کئے گئے کہیں افسروں کے پاس وفد لے جائے گئے۔ اور کہیں سفارشیں لائی گئیں۔ یہاں تک کہ بالآخر وہی ہوا۔ جسکا ہم کو ڈر تھا۔ کم سے کم یہی سوچ لیا جاتا۔ کہ شہر پٹیالہ کے مسلمانوں میں شورش او رہیجان کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اور ابھی ایسا کرنا خلاف مصلحت ہے لیکن انکا ایسا کر کے دکھا دینا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ آگ پر خود تیل چھڑکنا چاہتے ہیں۔ اور انہیں مسلم رعایا سے قطعی ہمدردی نہیں۔ اس مضمون کے ذریعہ ہم ہندوستان کے مسلمانوں کی خدمت میں بصد منت التماس و استدعا کرتے ہیں۔ کہ اسکے خلاف ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ ہند۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور پریس میں ارسال کئے جائیں۔ اور جناب وائسرائے صاحب بہادر اور حضور ایجنٹ صاحب ریاستہائے مشرقی پنجاب کی توجہ بھی اس طرف مبذول کراتے ہیں۔ کہ ریاست کے ارباب حل و عقد سے دریافت کیا جائے۔ کہ کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ مسلمان فائننس اور اکونٹنٹ جنرل کے دفتروں میں بالکل قلیل تعداد میں ہیں کونسے معقول اسباب تھے جنکی بناء پر مسٹر گانسلٹ فائننس منسٹر کا نافذ کردہ حکم مہاراجہ صاحب بہادر کو منسوخ کرنا پڑا۔ کاش اس وقت ریاست پٹیالہ میں ذمہ دار اسمبلی قائم ہوتی۔ تو اس کے متعلق استفسار کر کے بیقرار مسلم رعایائے پٹیالہ کی تشفی کی جا سکتی تھی۔ افسوس کہ اب کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ کوئی سننے والا ہے۔ لہٰذا وائسرائے صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ شہادت قابل غور ہے

صد شکر کا مقام ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا فضل ہمیشہ اس دواخانہ کے شامل حال رہا ہے۔ اس دواخانہ کو یونانی فن دواسازی میں جو اہمیت حاصل ہے وہ ظاہر ہے۔ اس کی ادویات ماہرین فن کی نظروں میں ایک خاص حیثیت رکھتی ہیں۔ اور حقیقت شناس نظر میں ہماری ادویات کی ہی قدر کرتی ہیں۔ گو بانی دواخانہ ہذا عالی جناب حکیم عبد الرحمٰن کاغانی مرحوم کے زمانہ سے اس کے خلاف پروپیگنڈا ہوتا چلا آیا ہے۔ مگر سچ ہے کہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد باوجود مخالفت کے یہ دواخانہ خدا کے خاص فضل سے ترقی پر ہے۔ اور کثرت سے معزز اصحاب ان کو ذاتی استعمال کے لئے ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو از راہ قدردانی اس دواخانہ کو ہی یاد فرماتے ہیں۔

شہادت "حکیم عبد الرحمٰن صاحب کاغانی مرحوم میرے دوست تھے۔ اس کے علاوہ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ میرے والد صاحب ایک مستند طبیب تھے۔ اور میں نے باوجود لائق طبیب اعلم طب حاصل کرنے کے دوبارہ ان کے قابل قدر استاد حضرت حکیم الامۃ حضرت مولانا حکیم مولوی نورالدین شاہی حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوبارہ طب یونانی پڑھی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ اپنے دواخانہ رحمانی کے کاروبار کے متعلق عموماً مجھ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد میں نے یہ ضروری سمجھا۔ کہ میں اب ان کے بچوں کی بہتری کے لئے ان کی یادگار دواخانہ رحمانی کی سرپرستی اور نگرانی اپنے ذمہ لوں میں نے ان کی وفات کے بعد معاً اس کا اعلان کر دیا تھا۔ اب دوبارہ اس کا اعادہ کر کے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو دوائیں حکیم کاغانی صاحب مرحوم کے وقت باہر بھیجی جاتی تھیں۔ یا جن کا اشتہار میں ذکر ہوتا تھا۔ وہ سب اسی احتیاط سے اب بھی ان کے دواخانہ میں تیار کی جاتی ہیں۔ لہٰذا احباب کو بوقت ضرورت ان کے دواخانہ کو اب بھی ویسا ہی خیال رکھنا چاہئیے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے اعتماد کو صحیح پائیں گے۔ (محمد سرور شاہ) پرنسپل جامعہ احمدیہ۔"

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان

گکرے! گکرے!! گکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی خطرناک مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایک دفعہ جڑ پکڑ جائے۔ تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آجاتی ہے۔ پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے۔ بہت جلدی انتظام کرنا چاہئیے سب سے بڑھ کر اس مرض کے لئے علاج **سرمہ نورانی** ہے۔ گکرے نئے ہوں یا پرانے۔ سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھائیے۔ **سرمہ نورانی** کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ہے۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱؍ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۱؍ کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ مفت طلب فرمائیے۔

دلکشا منجن دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کے لئے واحد منجن ہے۔ اس سے پائیوریا جیسا موذی مرض بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ لیکن استقلال کے ساتھ استعمال کرنا شرط ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۰؍

دلکشا ہیر آئل بالوں کے لئے از بس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ ۹ اونس کی شیشی ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جا سکتی ہیں اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

کنارسی روئس عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی ہے قیمت فی شیشی ۱۲؍ تین شیشی للعہ۔ تفصیل کے لئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیے۔

نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ **دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان**

پہرہ کیلئے کُتّوں کی ضرورت

اچھی نسل کے کچھ کتوں کی ضرورت ہے۔ جن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کوٹھی دارالحمد کے لئے پہرہ کا کام لیا جائے گا۔ اگر کسی دوست کے پاس ہوں۔ یا وہ مہیا کر سکتے ہوں۔ تو ایڈیٹر الفضل کو اطلاع دیں۔ تا ان کے منگوانے کا انتظام کیا جائے

چمڑے کا بہترین مال

ہمارے ہاں سے ہر قسم کے کروم لیدر و دیگر سامان جو تا و ہر قسم کے ولایتی امریکن اور جرمن لیدر مل سکتے ہیں۔ ہر قسم کے چمڑے کے بوٹ شوز اور ربڑ کے بوٹ شوز۔ جاپانی و کلکتہ کے تیار شدہ بہت ہی مناسب قیمت پر اور معمولی کمیشن پر ارسال ہونگے آزمائش ضروری ہے۔ ملنے کا پتہ

دوست محمد اینڈ کمپنی ۱۲ بینٹنک سٹریٹ کلکتہ

سیکنڈ ہینڈ گرم کوٹ اعلیٰ ہر قسم کے گرم کمبل گرم زنانہ مہیا و دیگر بنیان وغیرہ وغیرہ کی لسٹ منگوا کر آرڈر دیں۔

منیجر ... کمپنی کراچی (سندھ)

روپیہ لگانے کا ایک عُمدہ موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کو ایک عمارت کی تعمیر کی ضرورت ہے لیکن اس وقت صدر انجمن کے پاس روپیہ نہیں ہے اس لئے یہ تجویز قرار پائی ہے۔ کہ کوئی صاحب جو اپنے روپیہ کو نفع بخش کام میں لگانا چاہیں۔ وہ یہ عمارت تعمیر کرا دیں۔ اور کرایہ صدر انجمن ادا کرتی رہے۔ اس عمارت پر دس ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ کرایہ کا تعین اور رقم کی واپسی کے متعلق تصفیہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

یاقوت۔ مروارید۔ مرجان۔ یشب۔ کہربا۔ کستوری۔ زعفران وغیرہ وغیرہ کا مشہور عام مرکب

روح کی ایک لطیف غذا ہے۔ مردہ دلوں میں نئی زندگی بخشتا ہے

جوانی کی روح ہے۔ بڑھاپے کی جان ہے

مفرح عنبری!

جو ۱۹۱۲ء سے تمام ہندوستان برہما سیلون عرب ایران افریقہ انگلینڈ و جزائر میں...

وزن فی ڈبیہ	قیمت فی ڈبیہ	قیمت ۳ ڈبیہ	قیمت درجن ڈبیہ	خوراک
پانچ تولہ	پانچ روپے -/5	تیرہ روپے -/13	پچاس روپے -/50	دو ماشہ ۲

مفرح عنبری

میں خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جنکے حاصل کرنے کیلئے ناواقف اہل ملک ہر سال لاکھوں روپیہ یورپ اور جھوٹے اشتہاریوں کی نذر کرتے ہیں۔ گذشتہ قریب نصف صدی میں ہندوستان کے ہر حصہ میں مفرح عنبری کا تجربہ وسیع پیمانہ پر ہو چکا ہے اور ہندوستان کی معزز ترین دنیا میں اس کی خوبیوں کا وہ چرچہ ہے جو میرے علم میں آج تک ہندوستان کی کسی دوسری ایسی دوائی کو نصیب نہیں ہوا۔

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جو دماغی سوزشوں اور تھکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے حواس خمسہ تیز و روشن ہو جاتے ہیں۔ حافظہ تیز ہوتا ہے دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خالق نے نئی زندگی عطا کی ہے۔ ضعف دل۔ بے چینی۔ سستی۔ پراگندہ خیالی کو دور کرنے کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے۔

مفرح عنبری جن کے اعصاب میں بسبب کثرت محنت دماغی۔ کثرت جماع۔ رنج و فکر۔ کوتہ اندیشی۔ غلط کاری یا عیاشی وغیرہ سے کمزوری واقع ہو ان کیلئے مفرح عنبری ایک اکسیر ہے اسکا استعمال معزولہ طاقتوں کو بحال کرنے متناسلہ قوتوں کو بڑھانے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت دینے۔ اور ہر قسم کے ضعف و ناتوانی کو دور کرنے میں عجیب لاثر ہے۔

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ۔ ضعف باہ نسیان۔ جریان۔ رقت۔ سرعت کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فائدہ پہنچتا ہے جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا۔ کثرت مباشرت سے جو دماغ گردوں اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے اور اس کے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے۔

مفرح عنبری لاغر مستورات یا جن کے بچے کمزور پیدا ہو کر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے اور بعض کے ضائع بھی ہو جاتے ہیں۔ یا جن کو عارضہ اسقاط حمل کا ہو۔ یا کثرت طمث (ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانا) کا مرض ہو یا کمی ادرار کے باعث مارے درد کے ہر ماہ تکلیف کا سامنا ہوتا ہو انہیں فی الفور اسکے استعمال سے استفادہ حاصل کرنا چاہئے۔

مختصر یہ کہ

تمام جسمانی قوتوں کی حفاظت کیلئے **مفرح عنبری ایک قابل اعتماد تریاقات کا مجموعہ ہے** جس سے قدردانان صحت فائدہ اٹھاتے ہیں

دق وسل کے مایوس مریضوں کو مژدہ

رجسٹرڈ **تریاق سل و دق** رجسٹرڈ

دق و سل۔ بخار کھانسی۔ نزلہ و زکام۔ ضیق النفس۔ خون تھوکنا وغیرہ سے آنے کے لئے یہ تریاق ہے۔ . . . . مایوس اور ڈاکٹروں کے جواب دئیے ہوئے مریض اس کے ازسرنو جوان ہوئے ہیں مفصل لکھنے کے لئے اس سارے صفحہ میں بھی گنجائش نہیں مختصر یہ کہ ایک خاص فضل ربی ہے دق و سل وغیرہ کے مایوس مریض قسمت آزمائی فرما دیں۔

قیمت فی شیشی ۳۰ خوراک عہ دس روپے مفرح عنبری بھی اس کے ہمراہ استعمال ہو تو تولہ علیحدہ ہے۔

خبردار ہو کر رہو۔ یہ ہر دو ادویات حسب ضابطہ گورنمنٹ آف انڈیا رجسٹری شدہ ہیں۔ کوئی شخص ان ناموں کے استعمال کرنے کا مجاز نہیں مگر باوجود اسکے ان کی بڑھتی ہوئی ہردلعزیزی اور شہرت نے نقال پیدا کر دئے ہیں اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ کئی ایک قسم کے دھوکہ سے کام لیا جا رہا ہے آپ دھوکہ نہ کھائیں... اور یہ تعریف پڑھی ہے ان میں سے مفرح عنبری گزشتہ ... ہیں اور تریاق سل و دق ۱۹۳۲ء سے ... جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے ایجاد کیا اور یہ موجد کے پتہ سے ہی مل سکتی ہیں جو یہ ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی۔ کارخانہ مفرح عنبری قریشی بلڈنگز پوسٹ حلقہ ۲۶ بازار حکیماں کابلی مل۔ لاہور

ہزاروں میں سے چند ایک سندات کا خلاصہ جو دانشمند احباب کے مطالعہ اور غور کیلئے درج ذیل ہیں

از عالیجناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب مبلغ اسلام یورپ و امریکہ

مفرح عنبری۔ تیار کردہ مکرمی اخویم حکیم محمد حسین صاحب قریشی ایک ایسی مفید اور بابرکت دوائی ہے۔ کہ گذشتہ بیس سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے۔ کہ میں نے خود اسے وقتاً فوقتاً استعمال کیا ہے۔ اور اپنے کئی ایک دوستوں کو استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اسکی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ جس نے ایک دفعہ اسکا تجربہ کیا۔ اُس نے بار بار اسکو منگایا اور فائدہ اُٹھایا۔ اور ہمیشہ اس کی تعریف کی۔ کئی ایک مفرحات لائق حکماء نے تیار کیں اور دنیا کے سامنے پیش کیں مگر جو قبولیت مفرح عنبری کو حاصل ہے۔ اور کسی کو نہیں ہوئی۔ . . . . میں مفرح عنبری کا استعمال انگلستان اور امریکہ میں بھی کرتا رہا ہوں۔ اُس ملک میں سردی کے مضرات سے بچنے کے واسطے بھی اسے بہت مفید پایا۔

از عالی جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے۔ لنڈن

. . . . . مجھے مفرح عنبری کے استعمال سے بہت فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی اسکو استعمال کیا تھا۔ اور بہت مفید پایا تھا۔ میں نے اپنے بڑے بھائی صاحب کو بھی لکھا ہے کہ وہ ضرور اسکا استعمال کریں۔ جس دوائی کا اشتہار ایک دفعہ کسی اخبار میں نکل جاوے۔ میں اس سے بہت ڈرتا اور بچتا ہوں۔ لیکن آپ کا تقویٰ ہمیشہ مجھے اس امر کا محرک ہوا کہ میں آپکی تیار کردہ دوائی استعمال کروں۔ سو الحمد للہ کہ میں نے اسکو بہت مفید پایا۔

از عالیجناب ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب سول سرجن ضلع بیدر۔ حیدرآباد دکن

. . . . . مفرح عنبری کے متعلق فی الوقت اسقدر ظاہر کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ آپ سے جو پندرہ ڈبیہ مفرح عنبری بذریعہ قیمت طلب پارسل کے مبلغ ... کی منگوائی گئی تھیں وہ تقسیم در تقسیم ہوتے ہوتے کئی اشخاص کو اس کے آزمانے اور استعمال کرنے کا موقع ملا۔ خداوند رحیم و کریم کا شکر ہے کہ ہر شخص کو اسکا مداح پایا۔ یہاں اسکی ایک شہرت ہو گئی ہے مگر افسوس کہ کوئی برانچ اسکی یہاں نہیں ہے ورنہ بہت لوگ اس سے مستفید ہوتے . . . . . فی الوقت ایک درجن مفرح عنبری کی فرمائش سے آپ کو تکلیف دیتا ہوں میرے نام بذریعہ ڈیلیو پے ایبل بھیجدی جائیں۔

از عالیجناب صوبیدار شیر بہادر خان صاحب ڈنڈوت۔ ضلع جہلم

. . . . . تریاق بدستور شروع ہے۔ مریض کی حالت درست معلوم ہوتی ہے بخار بہت کم ہو گیا ہے بلکہ نہیں رہا۔ بھوک زیادہ ہو گئی ہے۔ ہاضمہ بھی ٹھیک ہے۔ کھانسی بھی مریض کہتا ہے کہ اصلی کھانسی نہیں رہی بلکہ جو مواد دماغ سے گرتے ہیں اور سینہ پر جمع ہوتے ہیں وہی خارج ہوتے ہیں . . . . اب خون کا آنا بالکل بند ہے۔

از عالیجناب ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب بانکی پاڑہ ضلع پورنیہ (بہار)

. . . . . تریاق سل و دق میں نے استعمال کیا اسکے قبل اکثر نزلہ و زکام کی شکایت رہا کرتی تھی۔ استعمال کے بعد سے اب شکایت نہیں رہی ہے۔ میں آپ کا نہایت ممنون و مشکور ہوں۔

از عالیجناب سید صمصام الدین صاحب سنگرہ۔ ضلع کٹک۔ بنگال

. . . . . آج اس خط میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ عزیز احتشام الدین کی حالت جو ناامیدی تک پہونچ گئی تھی اور جس کے متعلق یہاں کے بڑے بڑے ماہر ڈاکٹر اور حکیم فیصلہ کر چکے تھے کہ اب مریض زندہ کسی طرح نہیں رہ سکتا۔ الحمد للہ آہستہ آہستہ اچھی ہو رہی ہے۔ پھیپھڑے میں جو خطرناک زخم ہو کر دو تین سیر پیپ گیا اور ہوا بھی نکلنی شروع ہو گئی تھی اب وہ بھی مندمل ہو رہا ہے۔ تمام دواؤں کو خیرباد کر کے آپ کی دوائی جو آپ نے . . . . تیار کی تھی "تریاق سل و دق" اس کے اور مفرح عنبری کے استعمال سے حیرت انگیز طور پر فائدہ ہوا۔ یہ خدا تعالیٰ کا محض فضل تھا کہ اس نے آپ ہی کے ذریعہ اسکا تپ دق جیسے خطرناک مرض سے مخلصی پانا مقدر رکھا تھا۔ مرض تیسرے درجہ تک پہونچ گیا تھا . . . . . .

کیا ان شہادات کی موجودگی میں ... ہے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وائسرائے زلزلہ فنڈ کے متعلق شملہ سے ۲۰ ستمبر کو سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا۔ کہ یہ یکم اکتوبر سے بند کر دیا جائے گا۔ اب تک زلزلہ فنڈ میں موصول شدہ رقم کی میزان ۵۹ لاکھ ۷۳ ہزار ۶۹۴ روپیہ ہے۔ مصیبت زدگان بہار و اڑیسہ کی امداد میں جو پارچات۔ غلہ اور تعمیر مکانات کا سامان موصول ہوا۔ وہ اس سے علاوہ ہے۔

آل انڈیا اچھوت ایسوسی ایشن کے سکرٹری مسٹر جی ایم ٹھوا ڑے نے ناگپور سے ۲۰ ستمبر کی اطلاع کے مطابق گاندھی جی کو مشورہ دیا تھا۔ کہ وہ اسمبلی کے آئندہ انتخاب میں کم از کم پانچ مستحق اور قابل اچھوتوں کو ضرور منتخب کرائیں۔ گاندھی جی نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ ایسے وقت میں جبکہ کانگرس حکومت کے ساتھ ایک نہایت ہی اہم جنگ میں مصروف ہے۔ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اچھوتوں کو کانگرس کی سیاسیات میں شامل کرے مسٹر ٹھوا ڑے کو حیرت ہے۔ کہ کانگرس کی پالیسی بھی عجیب ہے وہ ہندو امیدواروں کے لئے ہری جنوں کے ووٹ لینے کے لئے تو بے چین ہے۔ مگر اس بات کو پسند نہیں کرتی۔ کہ ایک ایسے طبقہ سے پانچ امیدوار لئے جائیں۔ جو کل آبادی کا ⅕ حصہ ہے۔

کراچی سے ۲۰ ستمبر کی اطلاع ہے کہ ایک ہندو مسمی نتھورام کو اس کی مصنفہ کتاب "تاریخ اسلام" میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں گستاخانہ الفاظ لکھنے کے جرم میں سشن جج حیدرآباد کی عدالت سے آٹھ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔ یہ شخص ضمانت پر رہا تھا اور عدالت ماتحت کے فیصلہ کے خلاف اس نے جوڈیشل کمشنر سندھ کی عدالت میں اپیل دائر کیا ہوا تھا۔ ۲۰ ستمبر کو جب کہ وہ کراچی میں انتظار کر رہا تھا۔ کہ اس کے اپیل کی سماعت کی جائیگی۔ ایک مسلمان نے یکبارگی اس پر چاقو سے حملہ کیا۔ نتھورام کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں وہ مر گیا۔ اس سلسلہ میں تین اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

بمبئی سے ۱۹ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ کانگرس کے اڑتالیسویں سالانہ اجلاس کے صدر کا انتخاب کرنے کے لئے ۲۹ ستمبر کو مجلس استقبالیہ کا ایک اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں کانگرس کمیٹیوں کی آراء کو مدنظر رکھتے ہوئے صدر کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

حکومت بنگال نے کلکتہ سے ۲۰ ستمبر کی اطلاع کے مطابق سن کی پیداوار کو محدود دائرہ کے اندر رکھنے کی غرض سے ایک سکیم کا اعلان کیا ہے۔ جسے قانونی حیثیت دینے کا منشا نہیں۔ بلکہ صوبہ کے کاشتکاروں میں صرف یہ پروپیگنڈا کرنا مقصود ہے۔ کہ وہ سن کی کاشت کو محدود کریں۔

مسٹر ڈی ولیرا نے ۱۹ ستمبر کو جنیوا میں جبکہ لیگ اسمبلی نے کثرت ... سوویٹ کو لیگ کی کونسل میں ایک مستقل نشست دیدی۔ مطالبہ کیا کہ سوویٹ روس کو چاہیئے کہ ہر شخص کو آزادی ضمیر اور آزادی عبادت کا حق دے دے۔ صدر جلسہ مسٹر مالڈاریگا نے کہا۔ کہ عنقریب امریکہ بھی جمعیۃ الاقوام میں شامل ہو جائے گا۔ اور اس طرح لیگ کی عمومیت اور وسعت اثر کا سکہ بیٹھ جائے گا۔

جنیوا سے ۲۰ ستمبر کی اطلاع ہے کہ روس جمعیت اقوام کے اخراجات کے لئے سالانہ سوا دو لاکھ پونڈ چندہ ادا کیا کرے گا جو برطانوی چندہ کے برابر ہے۔ دنیا کی اور کوئی واحد قوم اتنا چندہ ادا نہیں کرتی۔

میکسیکو میں ۲۰ ستمبر کو شدید زلزلہ آیا جس سے تین گاؤں تباہ ہو گئے۔ کئی انسان ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہوئے۔ زلزلہ کے بعد اب طاعون پھیل رہا ہے۔

ناگپور سے ۲۱ ستمبر کی اطلاع ہے کہ سی پی اور برار کے بعض دیہات میں طاعون پھیل گیا ہے۔ کئی اموات بھی ہو چکی ہیں۔

کلکتہ پولیس کمشنر نے ۱۹ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ایک اعلان کیا ہے۔ جس کے رو سے بھالے۔ تلوار۔ برچھی۔ سونٹا۔ لاٹھی اور بندوق لے کر شہر یا شہر کے نواحی علاقوں میں چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس کا نفاذ یکم نومبر ۱۹۳۴ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک رہیگا۔

اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" لنڈن نے گاندھی جی کی کانگرس سے علیحدگی کی خبر کو بہت نمایاں طور پر شائع کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ گاندھی جی کے پاس بیس لاکھ پونڈ خفیہ فنڈ میں جمع ہیں۔ چند سرکردہ اصحاب کے بغیر جن کے پاس یہ رقم بطور امانت پڑی ہے اور کسی کو اس کا علم نہیں۔

بائیبل کی نشر و اشاعت کے متعلق رگبی سے ۲۰ ستمبر کی اطلاع کے مطابق برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال گزشتہ میں بائیبل کی دس لاکھ ۹۳ ہزار ۳۰۳ جلدیں شائع کی گئیں۔ جو گذشتہ سے پیوستہ سال کی نسبت ۳ لاکھ ۱۵ ہزار ۲۳۷ زائد ہیں۔ جن جدید زبانوں میں بائیبل کا ترجمہ کیا گیا۔ ان میں گیارہ زبانیں شامل ہیں۔ جن میں سے ۹ افریقہ میں بولی جاتی ہیں۔ ایک یورپ میں اور ایک اوشیانا میں۔ اس وقت تک ۷۰۸ زبانیں جن میں بائیبل کا ترجمہ ہو چکا ہے سوسائٹی کی فہرست پر آ چکی ہیں۔

سپیشل ہندی کے متعلق ... معتبر طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی نے نہیں بلکہ محکمہ تعلیم پنجاب نے اپنے ایک اعلان کے ذریعے جون گزشتہ میں ضابطہ تعلیم پنجاب میں ایک ترمیم منظور کی۔ جس کی رو سے ہر شخص کو جس نے عربی۔ فارسی۔ سنسکرت۔ اردو۔ ہندی۔ پنجابی میں آنرز کا امتحان پاس کیا ہو۔ اس مضمون میں تعلیم دینے کا خاص سرٹیفکیٹ مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے کسی منظور شدہ مدرسے میں دو سال تک تسلی بخش کام کیا ہو۔ ضابطہ تعلیم پنجاب کے نئے قاعدہ ۱۷۷۔ الف میں اس کا ذکر ہے۔

پنڈت مالویہ کے متعلق لاہور سے ۲۲ ستمبر کی اطلاع ہے کہ وہ انتخاب اسمبلی کے سلسلہ میں پنجاب کی تینوں نشستوں پر اپنی پارٹی کے امیدوار کھڑے کرنا چاہتے ہیں۔

کانگرس سوشلسٹ پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی نے بمبئی سے ۲۲ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ایک اعلان میں گاندھی جی کی ان شرائط پر تبصرہ کرتے ہوئے جو انہوں نے کانگرس سے قطع تعلق کرنے کے ضمن میں بیان کیں۔ لکھا ہے۔ کہ گاندھی جی نے دھمکی دیتے ہوئے جو شرائط پیش کی ہیں وہ لوگوں کی توجہ کامل آزادی کے نصب العین سے ہٹانے والی ہیں۔ چرخہ کاتنے کی شرط بھی غیر جمہوری ہے اور ایک پولیٹیکل آرگنائزیشن کی ممبری کے لئے اس کا ضروری ہونا سخت نامناسب ہے۔ اگر گاندھی جی نے اپنی شرائط پر اصرار کیا تو کامل آزادی کے حامیوں کا فرض ہے۔ کہ ان کے الٹی میٹم کو نامنظور کر دیں۔ کانگرس گاندھی جی سے بڑی ہے

نجد کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت یمن نے سوویٹ روس سے دس جنگی کاریں اور بہت سا اسلحہ خرید کیا ہے۔ علاوہ ازیں وہ بڑی تیزی سے ملک کو فوجی تربیت دینے میں مصروف ہے۔ اور ملک کے طول و عرض میں پکی سڑکوں کا جال بچھا رہی ہے۔

شملہ سے ۲۲ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ سرحدی علاقوں کی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی